كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع 33واں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ 2011

بمقام مائی مارکیٹ من ہائم جرمنی۔

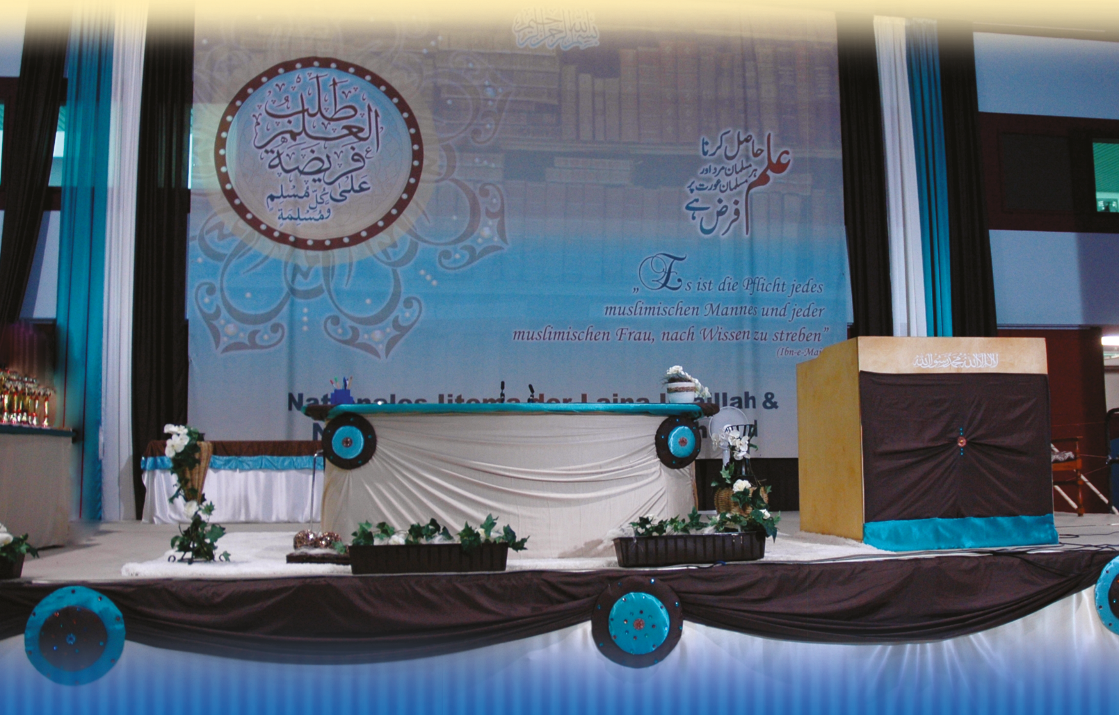

شعبہ تربیت لجنہ اماء اللہ جرمنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار تشکر

آج ہم اُس خدائے بزرگ وبرتر کے آگے سجدہ ریز ہیں اور اُس کے بے شمار فضل واحسان کے شکر گزار ہیں۔ جس نے ہمیں سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ جرمنی 2011 کے موقع پر اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت وجود کے دیدار اور اُن کی انتہائی اہم نصائح سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ۔

جرمنی کی سرزمین کو ایک بار پھر یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اپنے پیارے امام کی قدم بوسی کرے اور ہم سب کے لئے یہ بڑے فخر کا مقام ہے اور بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ہمیں عزیز از جان آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سننے کی توفیق ملی الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل وکرم سے ان زریں نصائح کو حرزِ جاں بنانے کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت کے فیض اور برکات کو ہماری آئندہ نسلوں تک جاری و ساری رکھے آمین۔ ہم سب کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے پیارے امام کے مبارک پاکیزہ کلمات پر دل وجان سے عمل پیرا ہوں ۔ پس لجنہ اماءاللہ جرمنی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز کے اس تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے والے خطاب کو کتابی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہی ہے تا کہ ہر فردِ جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان بیش بہا قیمتی نصائح پر عمل پیرا ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس الہام کو پورا کرنے والا ہو کہ۔ ” اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ “ (اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 381)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

” آج تلوار کا جہاد نہیں لیکن اپنے اخلاق کو اعلیٰ ترین معیار تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ نیکیوں کو رائج کرنے کا جہاد ہے۔ برائیوں سے رکنے کا جہاد ہے اور روکنے کا جہاد ہے۔ اسلام کی تبلیغ کرنے کا جہاد ہے جو ہم نے کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس میں عورت کا بڑا اہم کردار ہے۔ جو اس نے ادا کرنا ہے چاہے وہ نوجوان ہے، بچی ہے یا بڑی عمر کی عورت۔ “

(خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2011)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس تاریخی خطاب کو آپ تک پہنچانے کے لئے جن ممبرات نے خدمات سرانجام دیں ان کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ان کو احسن جزا عطا فرمائے اور ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو نافعُ الناس بنائے۔ آمین۔

آخر میں خاکسار اپنی تمام بہنوں اور بچیوں سے اس خطاب کو بار بار پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے کے لئے درخواست کرتی ہے۔

والسلام

خاکسار

امتہ الحئ احمد

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی

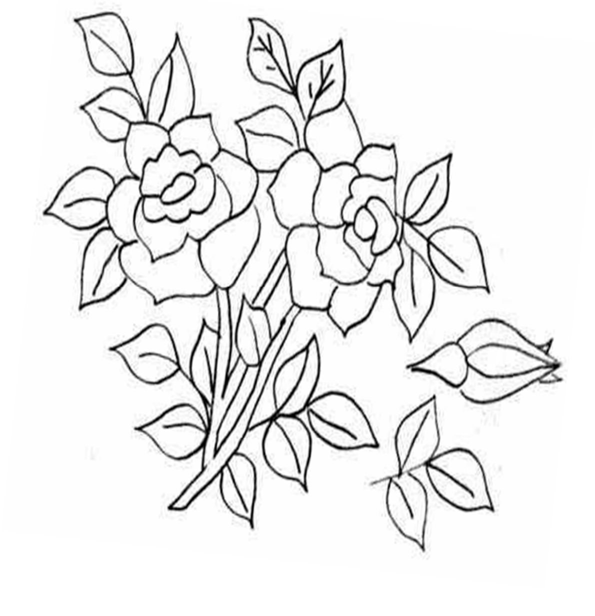

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بر موقع 33واں سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ و ناصرات الاحمدیہ

2011 بمقام مائی مارکیٹ من ہائم جرمنی۔

تشہد، تعوذّ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ (اٰل عمران:111)

یعنی **تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔** تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو پھر چند آیتیں آگے جا کر اللہ تعالیٰ دوبارہ ان باتوں کا اعادہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ (اٰل عمران:115) **یعنی نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں۔** اور یہ نیک کام سر انجام دینے کی وجہ سے، اور برائیوں سے روکنے کی وجہ سے فرمایا کہ:۔ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ یعنی یہ لوگ نیکوں میں سے ہیں۔ یہی لوگ اصل نیک شمار

ہوتے ہیں۔ جو کہ یہ نیک کام کرنے والے ہیں۔

وہ کون خیرِ امّت ہے جو سب سے بہتر ہے:۔

اب یہ حکم امّت کے لئے ہے اگر ہم جائزہ لیں تو کیا مسلم امّہ میں ہمیں یہ باتیں نظر آتی ہیں۔ جس کے بعد کہا جائے کہ وہ خیرِ امّت ہے، سب سے بہترین امّت ہے۔ بلکہ آجکل تو مغربی دنیا بھی، میڈیا بھی اتنا زیادہ مسلمانوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور اُن کے نقائص ظاہر کر رہا ہے۔ اس میں حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ برائیاں ان میں ہیں۔ تو پھر کون وہ خیرِ امّت ہے جو سب سے بہتر ہے اور سب انسانوں کے فائدے کے لئے ہے۔ جو نیکیوں کی تلقین کرنے والے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کو، آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو مانا اور یہ عہد کیا کہ ہم تمام ان باتوں پر عمل کریں گے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم فرمایا ہے اور تمام ان باتوں سے رکیں گے جن سے رکنے کا اللہ تعالیٰ اور اس رسول ﷺ نے حکم فرمایا ہے اور نیکیوں کو آگے بڑھائیں گے۔ اپنے اندر بھی نیکیاں رائج کریں گے۔ اپنے گھروں میں بھی نیکیاں رائج کریں گے۔ اپنے ماحول میں نیکیاں رائج کریں گے۔ اور معاشرے میں بھی رائج کریں گے اور جس ملک میں رہ رہے ہیں وہاں بھی رائج کریں گے۔ اور یوں پھیلتے پھیلتے ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں نیکیوں کو رائج کرنا ہے اور برائیوں کو روکنا ہے۔

امّت میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں:۔

اب امّت کا لفظ یہاں استعمال ہوا ہے۔امّت میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں۔ یہ فرض جو ہے جس طرح مردوں کا ہے اسی طرح عورتوں کا ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ عورت آنحضرت ﷺ کی امّت سے باہر ہے۔عورتیں بھی اسی طرح ذمّہ دار ہیں سب کام کرنے کی جس طرح مرد ذمّہ دار ہیں اور اگر عورتیں اس فریضہ کو انجام نہیں دے رہیں تو تب وہ امّت سے باہر نکل جاتی ہیں۔یہ ایک نشانی بتائی گئی ہے امّت میں شامل ہونے والوں کی۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ جس طرح مردوں کے لئے نیک کام کرنا، نیکیاں بجالانا ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی، نوجوان لڑکیوں کے لئے بھی، بڑی عمر کی عورتوں کے لئے بھی، بچیوں کے لئے بھی اپنے دائرے میں نیک کام کرنا اور نیکیوں کی تلقین کرنا اور برائیوں سے رُکنا اور برائیوں سے روکنا ضروری ہے۔جس طرح مرد برائیاں کرکے اس دائرے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے باہر نکل جاتے ہیں۔اسی طرح عورتیں بھی اس دائرے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے باہر نکل جاتی ہیں۔

کونسی عورت ہے جو خیرِ امّت کا حصہ ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ عورت بھی خیرِ امّت کا

حصّہ ہے۔اور جیسا کہ میں نے کہا، کونسی عورت ہے جو خیرِ امّت کا حصہ ہے؟وہ عورت جو اس بات کو سمجھ لے کہ میں مسلمان ہوں اور میں نے ان تمام باتوں پر عمل کرنا ہے، جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی ابھی آپ نے تلاوت سنی ، سچ بولنے والی، نیکیاں قائم کرنے والی، روزے رکھنے والی، اپنی حفاظت کرنے والیاں، یہ ساری چیزیں جو ہیں اور باتیں جو ہیں جس طرح مومن مرد میں ہونی ضروری ہیں مومن عورتوں میں بھی ضروری ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ پس یہی نہیں کہ آپ میں یہ چیزیں پیدا ہوگئی ہیں بلکہ فرمایا کہ تم لوگ لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک مومن مرد اور ایک مومن عورت سے کسی کو کوئی نقصان پہنچے۔ ایک مومنہ ہمیشہ اگر مومنہ ہونے کا حق ادا کر رہی ہے چاہے وہ بچی ہے، چاہے وہ نوجوان لڑکی ہے، چاہے وہ بڑی عمر کی عورت ہے اس سے دوسرے کو بھلائی اور خیر پہنچنی چاہیے دوسرے کو فائدہ پہنچنا چاہیے۔ اگر فائدہ نہیں پہنچا رہیں تو پھر سوچیں، غور کریں بڑے فکر کا مقام ہے کہ آپ امّت کے ان لوگوں میں شامل نہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم خیرِ امّت ہو اور جنہوں نے اس زمانے میں پھر اس عہد کی تجدید کی ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے اپنی تمام برائیوں کو چھوڑتے ہیں اور تمام نیکیوں کو اختیار کریں گے اور ان حکموں پر چلنے کی کوشش کریں گے۔ جن پر چلنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

ایک حقیقی مومنہ کبھی کسی دوسرے کا برا نہیں چاہ سکتی:۔

پس ایک حقیقی مومنہ کبھی کسی دوسرے کا برا نہیں چاہ سکتی، جب بھی اس کے سامنے کوئی آئے گا اسے یہ پتہ ہو گا کہ مجھے اس سے سوائے خیر کے، بھلائی کے اور فائدے کے اور کچھ نہیں ملنا۔ یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ مجھے کسی مومنہ عورت سے کوئی نقصان پہنچ سکے۔ یہ نیکیوں کی ہدائت کرنے والی ہیں، برائیوں سے روکنے والی ہیں لیکن نیکیوں کی ہدایت کرنے کے لئے پہلے خود نیکیوں کو اختیار کرنا ہو گا۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بات نہ کہو جو تم کرتے نہیں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ جو تم کرتے نہیں اس کو کیوں کہتے ہو۔ پس ظاہر ہے نیکیوں کی تلقین جب کرنی ہے تو اپنے آپ کو بھی ان نیکیوں میں اس طرح ڈبونا ہے کہ آپ سے ہر وقت خیر ہی خیر کے چشمے پھوٹتے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہوتی ہو۔

حقوق اللہ کیا ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: حقوق اللہ کیا ہیں؟ نماز ہے، روزہ ہے، زکوۃ ہے، حج ہے جس کو توفیق ہے۔ لیکن نماز تو بہر حال فرض ہے۔ پھر توحید کا قیام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کی کوشش ہے۔ ایک احمدی یہ عہد کرتا ہے، ابھی آپ نے یہ عہد دہرایا ہے کہ میں ان تمام نیکیوں کی کوشش کرتی رہوں گی۔ تو اگر عہد دہرانے کے بعد بھی یہاں سے اٹھ کر جائیں اور سب بھول

کر جائیں۔ تو خیر امتّ میں شمار نہیں ہو سکتیں۔

اپنے نفس کے بتوں کو توڑنا ہے:۔

اپنے نفس کے بتوں کو توڑنا ہے، تبھی توحید کا قیام ہو سکتا ہے۔ شرک خفی، بعض چھپے ہوئے شرک ہوتے ہیں، جو ظاہری بتوں کے شرک نہیں ہوتے لیکن اندر ہی اندر انسان کو کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اچھا نماز نہ پڑھو، آج فلاں دعوت پر جانا ہے، فلاں فنکشن پر جانا ہے، فلاں سہیلی کے گھر جانا ہے، وہاں چلے جاؤ۔ وضو نہ کرو، تمہارا میک اَپ نہ خراب ہو جائے۔ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی شرکِ خفی ہیں۔

حقوق العباد کیا ہیں؟

والدین سے احسان کا سلوک:۔

حقوق العباد ہیں، والدین سے احسان کا سلوک ہے۔ اب سب سے زیادہ والدین سے احسان کے سلوک کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ان سے کرو اور ان کے لئے دعا کرو کہ جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا، مجھے پالا پوسا اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ یہ دعا ان کی زندگی میں بھی ہو سکتی ہے، ان کے مرنے کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ ایک مستقل دعا ہے۔ اگر ہر بچہ، نوجوان اور ہر عورت یہ دعا کر رہی ہو گی تو خود بھی اس کو احساس ہو رہا ہو گا۔ جو بچوں والیاں ہیں۔ جب وہ

اپنے والدین کے لئے دعا کر رہی ہو نگی تو ان کو خود بھی یہ احساس ہو گا کہ ہم نے بھی یہ دعا لینی ہے ہمیں بھی ان نیکیوں پر قائم ہونے کی ضرورت ہے جو ہمیں ان دُعاؤں کا حقدار بنائیں۔ یہ ایک ایسی دُعا ہے۔ جس کو اگر غور سے پڑھا جائے اور دُعا غور سے کی جائے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی کبھی کسی کی برائی چاہنے والی ہو۔ حضور انور نے فرمایا میں تو سمجھتا ہوں کہ اس دُعا میں اگر آپ غور کریں تو ہمارے ہاں یہ جو ساس بہوؤں کے مسئلے پیدا ہو جاتے ہیں، وہ بھی حل ہو جاتے ہیں۔ جب بہو اپنے والدین کے لئے دعا کر رہی ہو گی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ تمہارے جو رحمی رشتے دار ہیں خاوند کی طرف سے وہ بھی تمہارے ماں باپ ہیں بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا پس ان کے لئے بھی دعا ہو رہی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے۔ میرے خاوند کے ماں باپ پر بھی رحم فرمائے، میرے ماں باپ پر بھی رحم فرمائے۔

ماں باپ جو ہیں جب یہ دعا کر رہے ہونگے تو وہ اپنے بڑوں کے لئے دعا کر رہے ہونگے اور یہ سوچ کر کر رہے ہوں گے کہ اسی طرح ہمارے بچے بھی ہمارے لئے دعا کر رہے ہیں۔ تو ہم نے بھی ان کی دعاؤں کا وارث بننا ہے اُن کا فائدہ اٹھانا ہے۔ تو ہم بھی ان سے نیکیاں کریں۔

رشتہ داروں سے حسن سلوک:۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر رشتہ داروں سے حسن سلوک ہے۔ یہ ایک بہت اہم چیز ہے ذرا ذرا سی بات پر بعض اہم رشتوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ ایک نیکی جو ہے جس

کا اللہ تعالیٰ ثواب دے رہا ہوتا ہے اس سے محروم ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ رشتے داروں سے حسن سلوک کی نیکی رہے تو عموماً میں نے دیکھا ہے کہ گھروں میں جو رشتے برباد ہوتے ہیں، ٹوٹتے ہیں، خاوند اور بیوی کی آپس میں لڑائیاں ہوتی ہیں تو وہ نندوں اور بھابھیوں کی لڑائیاں ہیں، ساس اور بہو کی لڑائیاں ہیں۔ اگر ایک دوسرے سے حسن سلوک کر رہے ہوں گے تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کسی قسم کی ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں پیدا ہوں، برائیاں پیدا ہوں۔ پس یہ بھی نیکیوں میں آگے بڑھنے والی مومنات کا کام ہے کہ اپنے رشتوں کا پاس اور خیال رکھیں۔

ہمسائیوں سے حسن سلوک:۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر ہمسائیوں سے حسن سلوک ہے۔ یہاں کے جو جرمن ہمسائے ہیں، نہ جاننے والے ان سے آپ حسن سلوک اسی کو سمجھتے ہیں کہ ہمارا ان سے تعلق نہیں واسطہ نہیں۔ پھر قریبی ہمسائے آپ کے جماعت کے ممبران بھی ہیں، ان سے حسن سلوک ہے۔ لیکن جرمنوں سے بھی حسن سلوک ضروری ہے۔ ہر ایک ہمسایہ چاہے وہ عیسائی ہے، چاہے وہ ہندو ہے، چاہے سکھ ہے یا بدھ ہے، یہودی ہے یا مسلمان ہے ان سے حسن سلوک ہوگا۔ تو آپ لوگ نیکیوں کو پھیلانے والے ہونگے اور ان نیکیوں کو پھیلانے کی وجہ سے اپنے تبلیغ کے میدان کو وسیع کر رہے ہوں گے پس یہاں بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام نے فرمایا کہ سو کوس تک یعنی سو سو میل تک تمہارے ہمسائے ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہاری

ہمسائیگی صرف تمہارے گھر کے ساتھ جڑی دیوار والا تمہارا ہمسایہ ہے۔جماعت کے تمام افراد تمہارے ہمسائے ہیں۔ جہاں آپ بیٹھی ہوئی ہیں اس وقت، تین چار ہزار، پانچ ہزار جتنی بھی تعداد ہے۔ہر ایک جو بیٹھی ہے اس کا ہر دوسرا ہمسایہ ہے۔اور یہ ہمسائیگی کا حق آج کے لئے نہیں، یہ ان تین دنوں کے لئے نہیں بلکہ اب اس ہمسائیگی کے حق کو مستقل آپ نے نبھانا ہے۔ اس سوچ کو وسیع کریں گی تو پھر دیکھیں کیسا حسین معاشرہ آپ پیدا کرنے والی ہو جائیں گی۔ وہ خوبصورت معاشرہ پیدا کرنے والی ہو جائیں گی جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے اور جس کو پیدا کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ معاشرہ جو آنحضرت ﷺ نے پیدا فرمایا تھا، قربانیاں کرنے والا معاشرہ، ایک دوسرے کی خاطر قربانی کرنے والا معاشرہ۔ اسلام کی یہ خوبی ہے۔اسلام یہ نہیں کہتا کہ اپنے حق لو۔ اسلام کہتا ہے کہ حقوق العباد ادا کرو۔تم میں سے ہر ایک جو ہے وہ ایک دوسرے کا حق ادا کرے۔ جب ہر ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والا ہو گا تو وہاں یہ قانون نہیں بنے گا جس طرح ملکوں کے دنیاوی قانون بنتے ہیں کہ ہم نے حق لینا ہے۔ ہمیں عورتوں کا حق چاہیے۔ہمیں آزادی چاہیے ہمیں ووٹ کا حق چاہیے۔ ہمیں فلاں چیز کا حق چاہیے بلکہ جب آپ کی یہ سوچ ہو گی کہ ہم نے حق دینے والا بننا ہے تو ہر ایک دوسرے کا حق ادا کر رہا ہو گا اور جب ہر ایک دوسرے کا حق ادا کر رہا ہو گا تو یہ سوچ کبھی اُبھر ہی نہیں سکتی کہ ہمارے حق ادا کرو۔ پس یہ سوچ ہر احمدی کی ہونی

چاہیے خاص کر عورتوں کی جنہوں نے اگلی نسلوں کو پروان چڑھانا ہے۔

امانت اور عہد کی حفاظت :۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر امانت اور عہد کی حفاظت ہے۔ ایک بہت بڑی بیماری مجالس میں مردوں میں بھی ہوتی ہے لیکن عورتوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے کہ مجلسیں جب بیٹھتی ہیں تو اس کی امانت کا حق ادا نہیں کرتیں۔ آپ کی دوست ہیں، سہیلیاں ہیں یا جماعت کی کوئی مجلس ہے، اس میں جب آپ آئیں وہاں جو باتیں سنیں اسکو اپنے تک محدود رکھیں۔ جب آپ اس بات کو آگے جا کے کسی اور سے کرتیں ہیں تو اس کا مطلب ہے آپ نے امانت کا حق ادا نہیں کیا اور اس کی حفاظت نہیں کی۔ بعض جماعتی باتیں ہیں، بعض مسائل ہیں، عاملہ میں ڈسکس ہوتے ہیں ۔ بعض لوگوں کے بعض تربیتی مسائل، بعض بچیوں کے مسائل، عاملہ میں ڈسکس ہو جاتے ہیں،۔ اگر عاملہ ممبر یا کوئی بھی عورت یا نوجوان لڑکی پر شک ہو، اگر اس کو گواہی کے لئے بلایا جاتا ہے اس گواہی کو، یا اس بات کو اپنے تک محدود نہیں رکھتی اور اگر کوئی باتیں پتہ لگتی ہیں، کسی دوسرے کے بارے میں اُن کو دوسرں تک پھیلاتی ہیں یا باہر جا کر کسی اور سے ذکر کرتیں ہیں تو اس کا مطلب اس نے امانت کا حق ادا نہیں کیا، اور جب امانت کا حق ادا نہیں کیا تو اب آپ ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتیں جو خیرِ امّت کہلانے والی عورتیں ہیں۔ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عہد کی حفاظت ہے۔ ایک عہد ہے۔ ایک عہد بیعت آپ نے

باندھا، پھر ہر اجلاس میں آپ لجنہ کا عہد دہراتی ہیں، ناصرات ہیں، ناصرات کا عہد دہراتی ہیں۔

دس سال سے اوپر کی لڑکیاں جو ہیں اُن کو اتنی عقل ہوتی ہے کہ وہ سمجھ جائیں کہ ہم نے کیا کہنا ہے، کیا کرنا ہے، اور کس طرح یہ زندگی گزارنی ہے اگر اپنے عہد نہیں پورے کرتیں تو وہ بھی غلط کرتی ہیں۔

سچائی کا اظہار:۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر سچائی کا اظہار ہے ۔ سچائی کے اظہار کا یہ مطلب نہیں کہ بدوؤں کی طرح جو بات منہ میں آئے سچ کہہ دیا ہم نے۔ہم بہت سچے ہیں ہم نے کسی کے منہ پر کھڑے ہوکے مجلس میں یہ کہہ دیا کہ تمہارے میں یہ یہ برائی ہے۔اگر وہ برائی ہے بھی تو تب بھی تمہیں کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔یہ سچائی نہیں ہے۔سچائی یہ ہے کہ جب تمہیں کسی کی گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہاں تم جو سچ ہے اور حق ہے وہ کہو۔ اور پھر کوئی حق اس کے بعد تمہارا نہیں بنتا کہ تم جا کے پھر اُس بات کو باہر لوگوں میں کرتے پھرو ۔ پھر سچائی کا اظہار یہ ہے کہ اگر اپنے بچے بھی کوئی غلط کام کر رہے ہیں اور جماعتی ذریعہ سے پوچھا جاتا ہے یا کہیں بھی پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے بچے نے غلط کام کیا تو سچی گواہی دو کہ ہاں یہ غلط کام کیا اور میں اس سے نفرت اور کراہت کا اظہار کرتی ہوں۔اگر نہیں تو یہاں بھی سچائی کا اظہار نہیں ہے۔

امانتوں کا حق ادا کرنا:۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر امانتوں کا حق ادا کرنا ہے۔ امانتوں کے حق ادا کرنے سے پہلے تو امانت کی حفاظت تھی۔ اب یہاں حق ادا کرنا ہے۔ اور حق ادا کرنے میں عہدیداران ہیں، چھوٹے سے چھوٹے لیول کی جو عہدیدار ہے اپنے حلقے کی، اپنے محلے کی، اپنی گلی کی، اس سے لے کر مرکزی عہدیدارات جتنی ہیں ان سب تک کا یہ فرض ہے کہ اس کا حق ادا کریں اور حق ادا کرنا یہ ہے کہ جو کام سپرد کیا گیا ہے اس کو صحیح طرح بجا لائیں۔ اور اگر کوئی بعض راز کی باتیں ہیں تو اُن کو اپنے حد تک محدود رکھیں۔ جیسے پہلے میں نے کہا تھا۔

انتخابات میں امانتوں کے حق ادا کرنا :۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر انتخابات ہوتے ہیں۔ انتخابات جب ہوتے ہیں اس کے بعد رپورٹیں آتی ہیں کہ فلاں نے یہ کہہ دیا، اس طرح تھی اور فلاں اس طرح تھی اور ہم نے ووٹ دے دیئے اور اگر آپ نے غلط عورت کو ووٹ دے دیئے، غلط عہدیدار کو ووٹ دے دیئے تو یہ آپ لوگوں کا قصور ہے اسی طرح جب صدرات بنتی ہیں، صدرات اگر اپنی عاملہ میں ایسی عورتوں کو نہیں چنتیں جو اس کام بجالانے کی حقدار ہے جو قواعد بنے ہوئے ہیں ان پر پورا نہیں اترتی۔ مثلاً میں نے کہا ہے کہ پردہ ایک ضروری چیز ہے اور جو عورت پردہ نہیں کرتی اس کو

کسی قسم کا عہدہ نہیں دینا۔ تو اگر صدرات جو ہیں اس قسم کی عورتوں کو اپنی عاملہ میں رکھتی ہیں تو وہ امانت کا حق ادا نہیں کر رہیں۔ غرض کہ بہت ساری چیزیں ہیں امانت کے حق ادا کرنے کی۔ ان میں باریکی میں جا کے آپ کو دیکھنا چاہیے تبھی آپ ان لوگوں میں ہو سکتی ہیں جو خیرِ امّت ہوں گی۔

دوسرے کی خاطر قربانی کرنا:۔

حضور انور نے فرمایا، پھر دوسرے کی خاطر قربانی کرنا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا حق دینا جو ہے وہ اسلام کہتا ہے کہ حق ادا کرو یہ نہیں کہ اپنے حق چھینو۔ تم حق ادا کرو ہر ایک اپنا حق ادا کرے گا قربانی کا جذبہ ہو گا تو یہ حق ادا کرنے کی توفیق ملے گی۔ پس قربانیاں ایک دوسرے کی خاطر بھی قربانیاں ہونی چاہییں پھر اسی سے بات آگے بڑھتی ہے اور جماعت کی خاطر قربانی کی توفیق ملتی ہے۔

عاجزی دکھانا بھی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے:۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر عاجزی دکھانا ہے۔ عاجزی دکھانا بھی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے۔ ابھی نظم بھی آپ نے سنی۔

بد تر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں　　　شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

یہ عاجزی جو ہے وہ بہت ضروری ہے۔ کسی کو یہ زعم کہ میرے دس پیسے زیادہ ہیں، کسی کو یہ زعم کہ میرے پاس زیور زیادہ ہے۔ کسی کو یہ زعم کہ میری تعلیم زیادہ ہے۔ کسی کو یہ زعم میرے بیٹے ہیں اور دوسرے کے بیٹے نہیں ہیں وہاں بھی تکبّر کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تو یہ چیزیں جو ہیں یہ اسلام کو انتہائی ناپسند ہیں۔ پھر بہت سارے معاملات ہیں، کسی بھی قسم کی خدمت ہے وہ عاجزی سے کرتے رہنا چاہیے۔

حسن ظن کرنا:۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر حسنِ ظن کرنا ہے۔ بد ظنی جو ہے وہ ایک ایسی برائی ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے اور فتنہ اور فساد کی جڑ ہے۔ اگر یہ بدظنیاں دور ہو جائیں تو بہت سارے مسائل جو گھریلو جھگڑوں میں بھی اور اپنے معاشرے کے جھگڑوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں وہ سب ختم ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ میں چند وہ موٹی موٹی باتیں بتا رہا ہوں جو میں نے چنیں قرآن شریف میں جن کا ذکر ہے۔

شکر کی عادت:۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر شکر کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کا وہ تمہیں اور دے گا۔ تمہاری نعمتوں کو بڑھاتا چلا جائے گا۔ پس اپنا دائرہ

جو ہے، اپنے گھریلو زندگی میں بھی، اس کا شکر ادا کریں۔ اپنے خاوندوں کی کمائی دیکھیں ان کے اندر خرچوں میں رہ کر گزارہ کریں، گھر چلائیں، اس کا شکر ادا کریں۔ خاص طور پر بعض نئی شادی شدہ لڑکیوں کے بعض مسائل مجھے آجاتے ہیں، کہاں تک یہ صحیح ہے یا غلط ہے، لڑکا الزام لگا رہا ہوتا ہے لڑکی پر، اور لڑکی لڑکے پر۔ الزام یہ ہوتا ہے لڑکے کا کہ یہ اس کا مطالبہ بہت زیادہ ہے اور بعض دفعہ یہ صحیح ثابت ہوتا ہے کہ لڑکیاں کہتی ہیں کہ یہ ہماری ڈیمانڈ پوری نہیں کرتا۔ یہ ہر مہینے یا ہر ہفتے ہمیں بیوٹی پارلر نہیں لے کے جاتا۔ یہ تو ایک احمدی عورت کا یا احمدی لڑکی کا مقصد نہیں ہے بیوٹی پارلر جانا۔ اگر کسی کے پاس توفیق نہیں ہے تو کس طرح لے جاسکتا ہے؟ اپنی حدوں کے اندر رہ کر گزارہ کریں تو تبھی رشتے قائم رہ سکتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شکر کروگے تو میں تمہیں بڑھاؤں گا۔ ہر نیا جوڑا جو اپنی نئی زندگی شروع کرتا ہے اس کی ابتدا تھوڑے سے ہی ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے اور آہستہ آہستہ جوں جوں زندگی گزرتی ہے تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ مردوں کی آمدنیاں بھی بڑھتی رہتی ہیں اور وسائل بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ پس یہ نوجوان لڑکیوں کو خاص طور پر میں کہتا ہوں، صبر اور حوصلے اور شکر کی عادت ڈالیں گی تو انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے رشتے بھی قائم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بھی وارث بنتی چلی جائیں گی۔ اور ان لوگوں میں شمار ہونگی جن کو پھر اللہ تعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اپنے عہد پورے کرنے والی ہونگی۔

معاف کرنا، انصاف کرنا:۔

حضور انور نے فرمایا: پھر معاف کرنے کی عادت ہے یہ بھی بہت ضروری ہے۔ انصاف کرنا ہے۔ انصاف کیا ہے؟ انصاف کا اللہ تعالیٰ نے یہاں تک حکم فرمایا ہے کہ اگر تمہیں اپنے قریبی عزیزوں اور اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو گواہی دو۔ یہ انصاف ہے جس کو ہم نے قائم کرنا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ میں یہ انصاف نہیں رہے گا تو پھر جماعت احمدیہ کا بھی کوئی مقصد نہیں ہے یا کم از کم اس شخص کا جماعت میں رہنے کا کوئی مقصد نہیں ہے جو انصاف نہیں قائم کرتا۔ اگر یہ بے انصافی عہدیداروں سے ہو رہی ہے تو وہ بھی ذمّہ دار ہیں اگر آج یہاں نہیں پکڑے جاتے، نظام کی نظر میں نہیں آتے تو اللہ تعالیٰ کے حضور تو پکڑے جائیں گے۔ اس لئے یہ انصاف آپ لوگوں نے قائم کرنا ہے پس اس کی کوشش کریں۔

احسان کرنا:۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر احسان کرنا ہے، صرف انصاف نہیں کرنا بلکہ احسان ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے سے پیار محبت کا سلوک ہونا چاہیے۔ اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچاتا ہے تو آپ اس سے پیار کا سلوک کریں۔ شاید اسی سے اس کی اصلاح ہو جائے اور اگر نہیں بھی ہوگی تو کم از کم اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ موردِ ثواب بن جائیں گے۔

خوش خلقی ہے:۔

پھر خوش خلقی ہے۔ یہ بہت اعلیٰ خلق ہے۔ ہنس کر ملنا، مسکرا کر ملنا، سلام کرنا۔

صفائی ہے اس کا خیال کرنا:۔

پھر صفائی ہے اس کا خیال کرنا۔ احمدیوں میں مسلمانوں میں جتنی صفائی کی توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ صرف ظاہری صفائی نہیں اپنے گھروں کی صفائی بھی ہونی چاہیے۔ اپنے ماحول کی صفائی بھی ہونی چاہیے۔ اپنے ذہنوں کی صفائی بھی ہونی چاہیے۔ کوئی گندے خیالات، کوئی فضول چیزیں آپ کے ذہنوں میں نہ آئیں۔

غصہ، کنجوسی، بخل جو ہے بہت بڑی برائی ہے:۔

غصّے پر قابو پانا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ غصے پر قابو پاؤ۔ پھر برائیاں کون کون سی ہیں جن سے خود بھی رکنا ہے اور دوسروں کو بھی روکنا ہے۔ کنجوسی، بخل جو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت احمدیوں کی، احمدی عورتوں کی خاص طور پر ایسی ہے۔ جنہوں نے کم از کم جماعتی قربانی کے لئے کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ جب بھی کچھ کہا گیا بڑھ کے اپنی جیبیں خالی کیں بلکہ اپنے خاوندوں کی جیبیں بھی خالی کر دیں، بعد میں بے شک خاوند لڑتے رہیں ان سے، لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو ذاتی اخراجات تو کر سکتیں

ہیں لیکن قربانی نہیں کر سکتیں۔ قربانی کرنے والی جیبیں جو ہیں وہ محدود ہیں ان میں اضافہ ہونا چاہیے۔

عیب لگانا:۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے کہ **پھر عیب لگانا یہ بھی ایک برائی ہے۔** دوسرے پر بلاوجہ کسی بات پر عیب لگادیااس سے ایک تو رشتوں میں دراڑیں بھی پڑتی ہیں اور معاشرے میں بھی گندگی پیدا ہوتی ہے۔اس سے اصلاح نہیں ہوتی، اس سے بچنے کی بہت ضرورت ہے۔ تحقیر و تمسخر ہے ہر ایک کا، مذاق بھی ہونے چاہئیں تو ایک حد تک ہونے چاہئیں، اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکیاں بھی غور سے سن لیں، دس، بارہ، پندرہ سال کی لڑکیاں بھی بعض دفعہ آپس میں مذاق کرتی ہیں، بعض دفعہ بڑی عورتیں بھی کر دیتی ہیں۔ لیکن ایسا مذاق نہیں ہونا چاہیے جس میں تمسخر ہو۔

حسد سے بچیں:۔

حسد بہت بڑی برائی ہے اس سے بچنا چاہیے، جب حسد سے بچیں گی تو حسد سے بچنے کی تلقین بھی کر سکیں گی۔

ٹی وی اور انٹر نیٹ ہے یہ آجکل لغویات میں شامل ہو چکا ہے:۔

فضول خرچی کی بات میں پہلے ہی کر آیا ہوں کہ اپنے پاؤں اتنے ہی پھیلائیں جتنی چادر ہے۔اس سے زیادہ بڑھیں گی تو گھروں میں فساد پیدا ہوں گے۔لغو باتیں ہیں۔ان لغو باتوں کے لئے خاص طور پر بچوں کو میں کہنا چاہتا ہوں۔ لغو باتیں صرف باتیں ہی نہیں جو بڑی بوڑھیاں بیٹھ کر کرتی ہیں۔وہ تو کرتی ہیں ان کو اس سے روکنا ہی ہے۔لیکن دس، بارہ سال کی عمر کی لڑکیوں سے لے کے نوجوان لڑکیوں تک جو ٹی وی، اور انٹر نیٹ ہے۔یہ آجکل لغویات میں شامل ہو چکا ہے۔اگر آپ لوگ سارا دن ایسے پروگرام دیکھ رہی ہیں جس میں کوئی تربیت نہیں ہے تو یہ لغویات ہے۔ انٹر نیٹ ہے، اس میں بعض دفعہ ایسی جگہوں پر چلی جاتی ہیں ۔ جہاں سے پھر آپ واپس نہیں آسکتیں اور بے حیائی پھیلتی چلی جاتی ہے۔بعض دفعہ ایسے معاملات آ جاتے ہیں کہ غلط قسم کے گروہوں میں لڑکوں نے لڑکیوں کو کسی جال میں پھنسالیا اور پھر ان کو گھر چھوڑنے پڑے اور اپنے خاندان کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی بدنامی کا باعث ہوئیں اس لئے انٹر نیٹ وغیرہ سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بھی ذہنوں کو زہریلا کرنے کے لئے انٹر نیٹ پر بہت سارے پروگرام ہیں۔ٹی وی پر بے حیائی کے بہت سارے پروگرام ہیں ایسے چینل والدین کو بھی بلاک کر کے رکھنے چاہئیں جو بچوّں کے ذہنوں پر گندے اثر ڈالتے ہوں۔ایسے مستقل لاک ہونے چاہئیں اور جب بچے ٹی وی دیکھ رہے ہوں ایک دو گھنٹے جتنا بھی دیکھنا ہے ٹی وی دیکھ رہے

ہیں۔ بیشک دیکھیں لیکن بچیاں پاک صاف ڈرامے یا کارٹون اگر دیکھ رہی ہیں تو ٹھیک ہے۔ اگر غلط پروگرام دیکھے جارہے ہیں تو یہ ماں باپ کی بھی ذمّہ داری ہے اور بارہ تیرہ سال کی عمر کی بچیاں جو ہیں ان کی بھی ہوش کی عمر ہوتی ہے ان کی ذمّہ داری بھی ہے کہ اس سے بچیں۔ **آپ احمدی ہیں اور احمدی کا کردار ایسا ہونا چاہیے جو ایک نرالا اور انوکھا کردار ہو۔ پتہ لگے کہ ایک احمدی بچّی ہے۔**

بغیر علم کے بات کرنا:۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر ایک یہ بھی بڑی برائی ہے۔ بغیر علم کے بات کرنا۔ کسی بات کا علم نہیں سنی سنائی بات کر دی اور بعد میں جب پوچھو، تحقیق کرو کہ کسی کے خلاف جب الزام ہو جاتا ہے، عیب لگتا ہے اور سنا سنایا عیب لگ رہا ہوتا ہے بعد میں پتہ لگتا ہے کہ ہاں یہ بات ہوئی تھی چھ، سات سال پہلے ہوئی تھی۔ اُس موقعہ پر اُس عورت کو یا اُس شخص کو سزا بھی مل گئی تھی۔ اس کی کاروائی بھی ہو گئی تھی معافی بھی ہو گئی۔ اب دوبارہ جب وہ عورت عہدیدار بنائی گئی تو دوبارہ اس کی شکایت اس لئے کر دی گئی کہ وہ پرانی باتیں اکھیڑی جائیں۔ یہ جو ہے غلط قسم کی بات ہے۔ یا کہہ دیا کہ میں نے تو صرف فلاں سے سنا تھا کہ اس میں یہ برائی ہے۔ یہ سنی سنائی بات جو ہے یہ حدیث میں آیا ہے بالکل غلط چیز ہے خود جو آنکھوں دیکھی بات ہو اس کو بھی محتاط طریقے سے کرنا چاہیے۔ کجا یہ کہ سنی سنائی باتیں پھیلا دیں۔

غیبت ایک بیماری ہے:۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ غیبت ایسی بیماری ہے، اس کے بارے میں فرمایا کہ گویا تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ کیا کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنی مردہ بہن کا گوشت کھائے۔ اگر تمہیں یہ پسند نہیں تو پھر غیبت بھی نہ کرو۔ کسی کی برائیاں اس کی پیٹھ پیچھے نہ کرو اگر برائیاں کر رہی ہو تو اسی طرح ہیں جس طرح مردہ کا گوشت کھالیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ تم سمجھو کہ تم اپنے مردہ بھائی کے گوشت کے کباب بنا کر کھا رہے ہو۔ کیا کراہت نہیں آئے گی تمہیں۔ اس وقت شاید بعض حسّاس طبیعتیں ایسی ہوں جن کو اس بات کو سن کے متلی ہو جائے۔ لیکن جب غیبت کر رہی ہوتی ہیں تو اس وقت بڑے مزے لے لے کر چسکے لے کر باتیں کر رہی ہوتی ہیں اور غیبت ہے یہی کہ اگر کسی میں کوئی برائی ہے تو اس کا پیٹھ پیچھے ذکر کرنا جس سے اس کو تکلیف پہنچے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر وہ برائی اس میں ہے ہی نہیں اور تب بھی تم وہ بات کر رہے ہو تو یہ جھوٹ ہے کہ جھوٹی بات اس کی طرف منسوب کر رہے ہو۔ پس غیبت جو ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

جھوٹ ایک شرک ہے:۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا، جھوٹ ایک شرک ہے، جھوٹ بہت گندی عادت ہے ہمیشہ ہماری بچیوں کو بھی یاد رکھنا

چاہیے کہ جھوٹ سے بڑی برائی اور کوئی نہیں ہے اور جھوٹ کا مطلب یہ نہیں ہے کسی بڑی بات میں جھوٹ بولنا۔ چھوٹی سی بات میں بھی آپ لوگ اگر غلط بیانی کرتے ہیں تو یہ جھوٹ ہے اور جھوٹ جو ہے آہستہ آہستہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر یہ اتنا پھیل جاتا ہے کہ آپ کو ہر بات میں گول مول بات کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ کبھی سیدھی اور قول سدید کی بات نہیں کرتیں اور یہی پھر بڑے ہو کر جب پکی عادتیں ہو جاتی ہیں تو معاشرے میں فساد کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا تھا کہ ساری برائیاں تم چھوڑ دو، نہیں چھوڑ سکتے تو ایک برائی جھوٹ کی چھوڑ دو۔ اور جب وہ جھوٹ کی برائی چھوڑی تو سب برائیاں دور ہو گئیں۔ پس بچیاں بھی یاد رکھیں کہ ہلکا سا بھی جھوٹ جو ہے کبھی نہیں بولنا۔

مایوسی جو ہے وہ بالکل نہیں ہونی چاہیے:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفعہ لوگ مایوسی میں آجاتے ہیں خاص طور پر جماعتی لحاظ سے جو مایوسی ہے وہ تو بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے بہت وعدے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ وعدے پورے ہونے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں بعض واقعات بھی آپ کو سناؤں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو پھیلا رہا ہے لیکن بعض لوگ، نوجوان لڑکیوں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ بعض

انٹرنیٹ اور بعض لوگوں کی باتوں میں آ کے یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت جو ہے وہ ترقی نہیں کر رہی، یا کسی بھی قسم کی مایوسی کی باتیں ان سے شروع ہو جاتی ہیں اور دشمن ہمارے اندر مایوسی پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، مخالفین پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ جو میڈیا ہے آجکل کا، خاص طور پر ویب سائٹ وغیرہ ان کے ذریعے بہت بیہودہ قسم کی باتیں ہوتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ذہنوں میں مایوسی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور مایوسی پیدا ہونے کے بعد دین سے دور ہونا شروع ہو جاتے ہیں اس لئے اس معاملے میں بھی خیال رکھیں کہ کسی قسم کی مایوسی کا خیال نہیں آنا چاہیے۔

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ چند باتیں میں نے کی ہیں۔ ان کو اگر قائم رکھیں گی تو یہی نیکیاں ہیں۔ جو آپ میں قائم رہ کر پھر آپ آگے ان نیکیوں کو پھیلانے کا ذریعہ بنیں گی۔ یہ برائیاں ہیں جن کو آپ اپنے اندر سے نکالیں گی تو ان برائیوں کو روکنے کا ذریعہ آپ بنیں گی۔

خدا تعالیٰ کی پسندیدہ بندیاں :-

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر ایک احمدی عورت، اور ایک احمدی بچی جب یہ باتیں اختیار کرے گی، پھر آگے بڑھے گی تو ان لوگوں میں شامل ہو گی جو صالحات کہلاتی ہیں۔ جن کا ابھی آپ نے تلاوت میں ذکر سنا۔ وہ صالحات بنیں گی جو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ بندیاں ہیں اور وہ عورتیں اور بچیاں بنیں گی۔ جنکو پھر اللہ تعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والی ہوتی ہیں۔ وہ ہر کام وہ کرتی ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہو۔ ہر اس کام سے رکتی ہیں جو خدا

تعالیٰ کو ناپسند ہو۔

اولاد کو قتل نہ کرو:۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا عورتوں کے لئے خاص طور، آپ نے ابھی تلاوت میں سنا ہے (قرآن کریم میں ہے) کہا اولاد کو قتل نہ کرو اولاد کو کون قتل کرتا ہے؟ اولاد کے قتل کا مطلب یہی ہے جو پہلے میں ذکر کر آیا ہوں، بچوں کی صحیح تربیت نہ کرنا، ان کی غلط طور پر جانبداری سے انکی طرف داری کرنا، جانبداری سے ان کی باتوں کو اہمیت دینا اور سچی بات کو چاہے وہ عہدیداروں کی طرف سے آرہی ہو یا کہیں سے آرہی ہو، باہر معاشرے سے آرہی ہو اس کو ردّ کر دینا، ان کی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہ دینا۔ بعض ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو بچوں کو سکول بھی بھیجتی ہیں، خاوند کام پر چلا گیا، خود اگر پردے کا تھوڑا بہت لحاظ ہے تو شاید کوئی چادر اٹھائی، سکارف اٹھایا، یا کوٹ پہنا تو چلی گئیں، نہیں تو ویسے ہی سر پر دوپٹہ رکھا اور ہمسائیوں سے باتیں کرنے یا ادھر اُدھر نکلتی چلی گئیں۔ سارا دن گھر سے باہر گزار کے شام کو واپس آئیں تو بچے بچارے بعض دفعہ دودھ پی کے یا جوس پی کے یا کوئی سیب پھل کھا کے سو جاتے ہیں۔ ایسی عورتیں بھی ہیں۔ پس اپنی ذمّہ داریوں کا احساس کرنا چاہیے۔ نہیں تو یہ اولاد کا قتل ہے۔ اولاد پھر بگڑتی ہے اور پھر وہ نہ ان کے اپنے کام کی رہتی ہے نہ جماعت کے کام کی رہتی ہے۔ اولاد بھی آپ کے پاس جماعت کی امانت ہے اور اس کا حق ادا کرنا بھی ہر ماں کا فرض ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ رہنی چاہیے۔ ان کی دینی تعلیم و

تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہیں تو یہ بھی اولاد کا قتل ہے۔

نماز اور قرآنِ کریم پڑھنے کی نگرانی کی ضرورت:۔

ماں باپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ بچے نماز پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ دس سال کی عمر تک آہستہ آہستہ عادت ڈالنی چاہیے۔ دس سال کے بعد تھوڑی سی سختی بھی کرنی چاہیے اور اس عمر میں اگر عادت پڑ جائے بچوں کو اور بچوں کو خود بھی سوچنا چاہیے کہ ہم احمدی بچیاں ہیں، ہم نے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، نماز پڑھنے کا، اس کو اپنانا ہے، اس طرف توجہ رکھنی ہے۔ ماں باپ اس کی نگرانی رکھیں کہ بچیاں نمازیں پڑھ رہی ہیں کہ نہیں، کیونکہ مائیں ہی ہیں جو ایک عمر کے بعد اُنہی کو پتہ ہوتا ہے کہ بچی نے نماز پڑھنی ہے کہ نہیں پڑھنی اور ویسے بھی تو گھر میں رہنے والی ہیں وہ اسی طرح اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ بچے نماز پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر قرآن کریم پڑھنے کی نگرانی کی ضرورت ہے کہ قرآنِ کریم پڑھ رہے ہیں کہ نہیں ایک دینی ماحول اپنے گھروں میں پیدا کریں گی تو تبھی خیرِ امّت میں شمار ہو نگی۔

بچوں کے جو دوست ہیں ان کی طرف بھی نظر رکھنے کی ضرورت:۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بچوں کے جو دوست ہیں ان کی طرف بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ چاہے وہ لڑکیوں کے دوست ہوں یا لڑکوں کے کہ کس قسم کے دوست

ہیں؟ لڑکیوں کو لڑکوں سے دوستی نہیں کرنی چاہیے۔ لڑکیاں لڑکیوں کی دوست ہوں۔ لیکن لڑکیاں دوست بھی وہ ہوں جن کے اخلاق اچھے ہوں، تعلیمی لحاظ سے اگر دوست بنائی ہیں تو تعلیمی لحاظ سے اچھی ہوں۔ اخلاقی لحاظ سے اچھی ہوں۔ اسی طرح لڑکے ہیں ان کی نگرانی کرنا ماؤں کا فرض ہے۔ پھر اگر یہ نہیں کر رہیں تو یہ بھی اولاد کا قتل ہے۔

جماعتی نظام یا عہدیداروں کے خلاف باتیں کرنا :۔

پھر بعض گھروں میں عادت ہے جماعتی نظام یا جماعتی عہدیداروں کے خلاف باتیں کرنے کی، یا ویسے ہی تبصرے کرنے کی۔ اس سے بھی بچوں کے ذہنوں پر غلط اثر پڑتا ہے اور جب غلط اثر پڑتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ وہ جماعت سے دور ہٹ جاتے ہیں۔ یہ بھی اولاد کا قتل ہے جو ایک عورت کر رہی ہوتی ہے۔ پس اس قسم کی باتیں، کبھی کسی بھی قسم کا عیب یا اگر کسی کی غلطی ہے بھی آپ کی نظر میں تو اسکو اپنے تک محدود رکھیں یا چھپ کر بات کریں۔ کبھی بچوں کے سامنے باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ایک مومنہ پر ڈالی گئی ہے کیونکہ وہ گھر کی جو تربیت ہے اس کی بھی ذمّہ دار ہے اور ماحول کی بھی ذمّہ دار ہے اور جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے اپنے معاشرے کی تربیت کی بھی ذمّہ داری ہے، تبھی وہ خیرِ امّت میں شمار ہو گی۔ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں کہا کہ مرد کی ذمّہ داری ہے، مرد ادا کریں گے تو ثواب میں حصّہ لیں گے بلکہ عورت بھی جب یہ ذمّہ داری ادا کرے گی تو خیرِ امّت

بن کے اپنے ان عملوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ثواب کی حق دار ٹھہرے گی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَھُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ نَقِیۡرًا (النساء:125)

اور جو لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کریں گے تو وہ جنت میں داخل ہونگے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

دنیا کی چکاچوند ایمان سے نہ پھیرے:۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو نیکیاں بجا لانے اور اپنی ذمّہ داریاں ادا کرنے اور برائیوں سے روکنے کے لئے ایک سطح پر کھڑا کر دیا ہے جو جو یہ کام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے گا اور جنت کا وارث بنے گا۔اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی چکاچوند جو ہے کسی عورت کو کبھی ایمان سے نہ پھیرے۔ایمان مضبوط ہو گا تو نیکیوں کی طرف توجہ بھی ہو گی۔ پس ہمیشہ اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے بھی دعائیں مانگتی رہیں برائیوں سے بچنے کی کوشش بھی ہو گی پھر جب ایمان سلامت ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی ایک شرط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان جب کامل ہو جاتا ہے، جس طرح

بڑھتا جائے گا، اسی طرح برائیوں سے نفرت ہوتی جائے گی اور نیکیوں کی طرف رغبت پیدا ہوتی جائے گی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بھی ادا ہونگے۔

جہاد بذریعہ اعلیٰ اخلاق:۔

کل میں نے خطبے میں کہا تھا کہ آجکل تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے آکے ہمیں یہی بتایا ہے کہ تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ یہ جہاد جو ہم نے کرنا ہے اپنے اعلیٰ اخلاق سے کرنا ہے، نیکیوں کو پھیلا کے کرنا ہے، برائیوں کو روک کے کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرکے کرنا ہے۔ اور یہ ساری چیزیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ باتیں میں نے قرآنِ کریم سے لی ہیں۔ کیا نیکیاں کرنی ہیں اور کیا اور برائیاں نہیں کرنی۔ قرآن، سنت اور حدیث کی روشنی میں ہم نے ان نیکیوں کو پھیلاتے چلے جانا ہے اور برائیوں سے خود کو بھی روکنا ہے اور دنیا کو بھی روکتے چلے جانا ہے اور یہی جہاد ہے جو آجکل اس زمانے میں ضروری ہے۔ یہی جہاد ہے جس سے ہم اسلام کی تبلیغ کا حق ادا کرسکتے ہیں۔ بہت ساری باتیں، بہت سارے دلائل آپ دنیا کو دیتے ہیں لیکن دنیا یہ دیکھتی ہے کہ آپ میں خود ان پر عمل کرنے کی کس حد تک صلاحیت ہے اور کس حد تک کر رہی ہیں۔ اگر خود اپنے عمل ایسے نہیں تو کبھی دنیا پہ اس بات کا اثر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہہ کر بہت بڑی ذمّہ داری ایک احمدی پر ڈالی ہے کہ اپنے عملوں سے تبلیغ میدان میں کود جاؤ۔ تمہارے عمل جو ہیں وہی ہیں جو بہت بڑا کردار تبلیغ میں ادا کرنے والے ہیں

اور اپنے معاشرے میں، اپنے ماحول میں اور جس قوم میں تم رہ رہے ہو، اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا یہاں آکے، بہت ساروں کو مالی لحاظ سے بھی بہت مضبوط کر دیا ہے۔ اس قوم نے احسان کیا ہے، آپ کو یہاں رہنے کی جگہ دی ہے، اس قوم کے اپنے اوپر احسان کا بدلہ آپ اُسی صورت میں اتار سکتی ہیں جب اِن کو تبلیغ بھی کریں اور اسلام کا حقیقی پیغام جو ہے وہ پہنچائیں۔ قرونِ اولیٰ کی خواتین نے آنحضرت ﷺ کی صحابیات نے جہاں اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ سے لو لگانے میں ترقی کی ہے وہاں اپنے اخلاق میں بھی ترقی کی ہے۔ اپنے اعمال بھی اعلیٰ ترقی کی اور بہت سارے اعلیٰ نمونے قائم کئے، جنکو دیکھ کر دوسرے بھی متاثر ہوئے۔ اور صرف یہی نہیں کہ اپنی روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کئے بلکہ اپنی اولاد کی بھی تربیت اس طرح کی کہ وہ امّت کے لئے بھی مفید وجود بن سکیں۔ ان کی ایسی تربیت کی کہ ان کو اسلام کے ساتھ جوڑ دیا اور وہ قربانیاں دیتے چلے گئے۔ یہی آج احمدی ماؤں کا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ جو عہد بیعت آپ نے باندھا ہے وہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ اپنے بچوں کو، اپنی نسلوں کو جماعت کے ساتھ اس طرح جوڑ دیں کہ وہ جماعت کی خاطر ہمیشہ قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ صرف عہد دہرانے والے نہ ہوں۔

ایک احمدی کا کام، تعلیمی میدان میں ترقی کرے :-

حضور انور نے فرمایا کہ تعلیمی میدان میں بھی ترقی کرنی ہے۔ یہ بھی ایک احمدی کا کام ہے کہ

دنیاوی تعلیم میں، تعلیمی میدان میں بھی ترقی کرے۔ پھر یہی کام جو پہلی مسلمان عورتیں تھیں انہوں نے کیا۔ انہوں نے ان کی دینی تعلیم وتربیت کی۔ ان کو دنیاوی طور پر بھی مضبوط کیا لیکن یہ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ عملی طور پر ان کو اس قابل بنایا کہ وہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے جیسا کہ میں نے کہا۔ اور یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ وہ مائیں وہ عورتیں خود عملی جہاد میں حصّہ لے رہی تھیں۔ اُس زمانے میں جب مسلمانوں پر حملے ہوتے تھے۔ تو مسلمانوں کو بھی تلوار اٹھانے کا حکم ملا۔ کبھی کسی حملے میں کسی جنگ میں مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں پہل نہیں کی۔ ہمیشہ حملے ہوئے تو پھر دفاع کرنا پڑا اور اس میں عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ اُس جہاد میں اُنہوں نے تلواریں بھی چلائیں۔ تو دیکھیں وہ عورت ہی تھی جس نے جنگِ اُحد میں آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے لئے اپنا خون بہایا۔ اپنے خاوند اور بیٹوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی حفاظت کا حق ادا کر دیا جس پر آنحضرت ﷺ نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اپنے بیٹے کو دشمن کے ہاتھوں زخمی دیکھا تو کہا میرے بیٹے گھبراؤ نہیں اُٹھو اور آج آنحضرت ﷺ اور اسلام کی حفاظت کا حق ادا کر دو۔ اور پھر یہ خوشنودی بھی آنحضرت ﷺ کی طرف سے حاصل کی، یہ سند بھی ان کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے ملی کہ اے اُمِّ عمّارہ آپ جیسی جرأت بھلا کوئی دکھا سکتا ہے؟ آپ نے اور آپ کے خاندان نے آج حق ادا کر دیا ہے۔ پس ایسی عورتیں بھی تھیں جو مردوں کے مقابلے میں تلوار چلاتی رہیں اور خود اور اپنے بچوں

کو بھی اس راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور کسی قسم کی پرواہ نہیں کی۔ یہ جرأت ان عورتوں میں ایمان کی حرارت سے ہی پیدا ہوئی تھی۔ اور یہ ایمان کی حرارت ہی ہے جو آج بھی یہ جرأت پیدا کر سکتی ہے۔ آج تلوار کا جہاد نہیں لیکن اپنے اخلاق کو اعلیٰ ترین معیار تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ نیکیوں کو رائج کرنے کا جہاد ہے۔ برائیوں سے رُکنے کا جہاد ہے اور روکنے کا جہاد ہے اسلام کی تبلیغ کرنے کا جہاد ہے جو ہم نے کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس میں عورت کا بڑا اہم کردار ہے جو اُس نے ادا کرنا ہے۔ چاہے وہ نوجوان ہے یا بچی ہے یا بڑی عمر کی عورت۔ اور یہ جرأت آج بھی آپ میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر ایک تڑپ اور لگن ہو جو اُن پہلی عورتوں میں پیدا ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی ایسی ہیں جو اس تڑپ کا اظہار کرتی ہیں لیکن جو نہیں کرتیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ اور جو ہیں انہیں اپنے معیار اور بھی بلند کرنے چاہیئں تا کہ اس قوم تک ہم احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام جلد سے جلد پہنچا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں کہ آج تم سے کوئی تلوار کا جہاد کرنے کے لئے نہیں کہہ رہا کہ جس سے تم خوفزدہ ہو جاؤ۔ اپنا خون بہانے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ تمہیں تو صرف یہ کہا جا رہا ہے کہ اسلام کے دفاع کے لئے، اور آنحضرت ﷺ کے دفاع کے لئے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤ۔ پس یہ کرو گے تو اُن حقیقی مومنات میں شمار ہو گے۔ جو خیر امّت میں شامل ہونے والی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کل بھی بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے کام بہت آسان کر دیئے ہیں۔

ہم ایک کام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے مقابلے میں سو دروازے خود بخود کھول دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ دنیا کے سینے کھول رہا ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پیغام نے جو اسلام کا حقیقی پیغام ہے اُس نے تو دنیا میں پھیلنا ہی ہے اور پہنچنا ہے اور جو لوگ سعید فطرت ہیں جماعت میں شامل ہونے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھول رہا ہے لیکن ہم سے صرف یہ مطالبہ کیا جارہا ہے کہ خیرِ امّت بننے کا حق ادا کرو اور نیکیوں کو پھیلاؤ اور برائیوں سے دور رہو اور یہ اس وقت ہو گا اور جب ہمارے عورت، مرد، لڑکیاں اور لڑکے اور بچے اپنی حالت بدلنے کی طرف توجہ دیں گے اور اس طرف ان کی توجہ ہو گی۔ دنیاداری کی طرف توجہ نہیں ہو گی بلکہ دین کی طرف توجہ ہو گی دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی طرف توجہ ہو گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کام آسان کرنے کی بات کی ہے۔ تو آج بھی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے سینے کھول رہا ہے جن میں خیرِ امت بننے کا حق ادا کرنے والی، حق ادا کرنے کے لئے آگے بڑھ رہی ہیں۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شام سے ایک ہماری طلوانی صاحبہ ہیں وہ اپنی خوابیں بیان کرتی ہیں کہتی ہیں کہ پہلی خواب میں نے دیکھی کہ علماء کا ایک مجموعہ دیکھا اور یوں لگتا ہے کہ وہ الحوار المباشر میں بیٹھے ہوئے ہیں جو ہمارا ایم۔ٹی۔اے کا عربی پروگرام ہے۔ حضرت

اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کی زندگی کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ بیدار ہونے کے بعد میرے ذہن میں صرف پنجاب کا لفظ محفوظ رہا جو میں نے اس سے قبل کبھی نہیں سنا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی ایک احمدی سہیلی کو خواب سنانے کے بعد ایک لفظ کا مطلب پوچھا تو وہ بہت حیران ہوئیں۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد میں نے ایک اور خواب میں ایک نور دیکھا جو ایک ایسے شخص کے حلیے میں تھا جو پگڑی پہنے ہوئے ہے اور دوزانو ہو کر بیٹھا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں۔ جب میں بیدار ہوئی تو بہت خوش تھی اور میں نے بیعت کا اظہار کیا لیکن کسی وجہ سے میری بیعت لیٹ ہو گئی۔ کہتی ہیں کہ تیسری خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں دن کے وقت آرام کی غرض سے لیٹی ہوئی ہوں اور ایک آواز مجھے مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ میں تیسری دفعہ تمہیں کہہ رہا ہوں کہ میں مہدی ہوں تمہیں کس کا انتظار ہے۔ اس کے بعد میری بیٹی نے مجھے جگایا اور میں حیران و پریشان تھی چنانچہ میں نے جلد بیعت کر لی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کی کتابوں کا مطالعہ بھی کر رہی ہیں۔ کہتی ہیں التبلیغ کتاب پڑھ رہی ہوں۔ اس کو پڑھ کر بہت خوشی اور سعادت کا احساس ہوا ہے۔ اس کتاب میں مجھے خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آئی

ہے۔اس کتاب کے مطالعہ کے بعد خدا تعالیٰ کی قدرتیں نئے انداز میں جلوہ گر ہوئی ہیں۔اور جب بھی کوئی بات علم میں آتی ہے تو خدا تعالیٰ کی قدرت کو سجدے کرنے کو دل چاہتا ہے اور دل اس کے شکر اور حمد کے گیت گانے لگتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شام سے ہی ایک صاحبہ کہتی ہیں کہ میں نے جب جماعت کے بارے میں خدا تعالیٰ سے رہنمائی چاہی تو میں نے خواب میں آپ کو (یہ مجھے لکھ رہی ہیں وہ خط کہ آپ کو) اپنی طرف آتے دیکھا۔ میں نے آپ سے کہا کہ میں بہت تھک گئی ہوں اس لئے مجھے آپ اپنے پاس لے جائیں آپ نے فرمایا کہ قرآن ختم کر لو تو میں تمہارے پاس آجاؤں گا یا کسی کو تمہارے لینے کے لئے بھیج دوں گا۔اس پر میں نے کہا کہ اگر میں آپ کے پاس چلی گئی تو واپس سیریا نہیں آؤں گی۔اس پر آپ نے بڑی شفقت سے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور مسکرائے۔اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے احمدی خاوند محترم کو کہا کہ بیعت کا خط ارسال کر دیں۔مطلب یہ تھا کہ جب جماعت میں شامل ہو جاؤں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ مضبوط رہوں گی اور ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرونگی جو پھر واپس مڑ کر برائیوں کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ نیکیوں کو پھیلانے والے ہیں اور خیرِ امّت میں شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تیونس کی ایک احمدی خاتون نے اپنا خواب بیان کیا کہ جو انہوں نے دس سال پہلے دیکھا تھا۔انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑی جگہ پر

ہیں۔وہاں ایک ریسیپشن پر شریف عودہ صاحب کو دیکھا۔وہ بھی اس ریسیپشن میں داخل ہو گئیں

وہاں انہوں نے مہادبوس صاحبہ ہماری ایک عرب خاتون ہیں بڑے اخلاص سے کام کر رہی ہیں

تبلیغ کے کام میں بھی بہت آگے ہیں۔جماعت کے لئے وقف ہی ہیں اور بہت سی پاکستانی لجنہ کو

دیکھا اور ان سے پردے کے بارے میں پوچھا۔انہوں نے بتایا کہ تمہارا پردہ ٹھیک ہے۔اب یہ

بھی میں یہاں ضمناً ذکر کر دوں کہ بعض عرب عورتیں مجھے یہ کہتی ہیں کہ ہم مسجد میں گئے،

یو۔کے میں بھی،اور جگہوں میں بھی،وہاں احمدی عورتوں کے پردے ٹھیک نہیں تھے۔عرب جو

ہیں وہ خاص طور پر اپنے بالوں کے پردے کی طرف بہت توجہ دیتی ہیں،سر ڈھانکا ہوتا ہے انہوں

نے،تو اس لئے ان کو بڑا عجیب لگتا ہے کہ احمدی عورتیں پردہ نہیں کر رہی ہوتیں،ہلکا سا ایک

دوپٹہ،چنّی سر پر ڈالی ہوتی ہے۔اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ آپ کی وجہ سے کسی

کو ٹھوکر نہ لگ جائے۔بہر حال یہ تو اچھا ہوا ان کو پاکستانی احمدی عورتوں کا کم از کم پردہ نظر آیا

کہتی ہیں کچھ عرصے کے بعد جب میں نے بیعت کر لی تو ایک دن اپنی بہن سمیرہ کے ساتھ بیٹھی

ایم۔ٹی۔اے دیکھ رہی تھی۔ایم۔ٹی۔اے پر الحوار المباشر لگا تھا۔میری بہن نے پوچھا کہ یہ کون

لوگ ہیں؟میں نے اپنی بہن کو بتایا کہ یہ مسیح کے ساتھی ہیں۔پھر ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تصویر میں نے دیکھی۔یہ دیکھ کر میری بہن نے بڑے تعجب کے انداز میں کہا

کہ اس نے دس سال قبل ایک خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ایسی ہی تصویر

یہی افراد اور یہی نظارہ دیکھا تھا جو وہ ایم ٹی اے پر دیکھ رہی تھی۔ تو یہ دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ خود گھیر گھیر کے لوگوں کو اِس طرف خیرِ امّت میں شامل کرنے کے لئے لا رہا ہے۔ اور ہم جو اکثریت جن میں میرے سامنے یہاں بیٹھی ہے پیدائشی احمدی ہیں۔ ان کو کس فکر کے ساتھ اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ ہماری کیا ذمّہ داریاں ہیں ۔ کس طرح ہم نے اپنے آپ کو بہترین مومنات میں شامل کرنا ہے جو خیرِ امّت کہلانے کی حقدار ٹھہریں؟ اور یہ خواب اس وقت کا ہے جب ایم ٹی اے العربیہ ابھی وجود میں بھی نہیں آیا تھا۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ اپریل اور مئی 2011 میں بیس مقامات کا دورہ کیا۔ ایک گاؤں نیاکارہ میں ایک خاتون مانو فوتو کسی بیماری میں مبتلا تھیں اور حاملہ بھی تھیں۔ وہ اپنی بیماری سے عاجز آچکی تھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور اپنے ہونے والے بچے کے لئے ہر وقت دعا گو رہتیں۔ ایک رات وہ خواب میں ایک پگڑی والے شخص کو دیکھ کر ڈر گئی اور ادھر اُدھر بھاگنے لگی لیکن جس طرف بھاگتی ادھر ہی وہ اُنہیں دیکھتی۔ آخر اُس پگڑی والے شخص نے اُسے کہا کہ ڈرو نہیں مَیں آپ کی صحت کے لئے دعا کروں گا اور آپ ٹھیک ہو جائیں گی انشاء اللہ۔ اس پر آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد جلد ہی وہ ٹھیک ہو گئیں۔ چار مہینے کے بعد اُس نے ایک صحت مند بچے کو جنم دیا۔ ایک دن اس عورت کا احمدیہ مشن نیاکارہ میں آنا ہوا تو وہاں انہوں نے میری تصویر دیکھی اور دیکھتے ہی کہنے لگی کہ یہ تو وہی شخص ہے جنہوں نے خواب میں میرے لئے دعا کی تھی

اور میں تندرست ہو گئی ہوں اور اسے بتایا کہ یہ خلیفۃ المسیح الخامس ہیں۔ اور اسکے بعد پھر اس نے اور اس کے شوہر نے بیعت کر لی۔

تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کسی بھی خلیفہ کو جب رؤیا میں دکھاتا ہے۔ جو جانتے بھی نہیں تو اس لئے دکھاتا ہے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صداقت کا اظہار ہو۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اٹلی میں ہماری ایک عرب خاتون ہیں۔ اُن کی تو بہت لمبی چوڑی کہانی ہے کہ کس طرح انہوں نے ایم ٹی اے کو دیکھا اور ان کے خاوند نے ہی کہا کہ دیکھا کرو وہ اسے دیکھتی رہیں اور دیکھ کر آخر انہوں نے ارادہ کر لیا کہ مَیں احمدی ہو جاؤں گی بیعت کر لوں گی۔ لیکن خاوند اپنی مصروفیات کی وجہ سے احمدی نہیں ہو رہے تھے۔ آخر کسی وجہ سے اُن کی نوکری چھُوٹ گئی۔ نوکری ختم ہونے پر خاوند کو انہوں نے کہا کہ تم ایم ٹی اے دیکھا کرو اور دیکھنے پر بہت سارے سوال جو ان کے ذہن میں ابھرے تھے۔ تو اپنے مولویوں کے پاس ان کے جواب لینے کے لئے جب جاتے تھے تو مولوی ان کے جواب نہیں دے سکتے تھے۔ آخر انہوں نے بھی ایک دن بیعت کر لی۔ اپنی خوابوں کا ذکر کرتی ہیں کہتی ہیں کہ ایک دن شروع میں جب کہ ہم میاں بیوی احمدیت کے بارے میں بحث کرتے تھے۔ ایک دن وہ کہیں دور دراز علاقے میں

گئے تا کہ احمدیت کے بارے میں پوچھیں۔ واپس لوٹے تو اُن کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔ کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ مَیں اپنے آپ کو اُن مشائخ سے جو سارا قرآن پڑھے بہتر سمجھوں۔ میاں کی پریشانی کی وجہ یہ تھی کہ مَیں احمدیت کی طرف بڑی شدت سے راغب تھی۔ اس رات مَیں نے دو رکعت نوافل ادا کئے اور بارگاہِ الٰہی میں روئی کہ الٰہی! میں تو حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السّلام پر ایمان لاتی ہوں اور میرے میاں بھی اطمینانِ قلب چاہتے ہیں سو اِن پر حق آشکار کر، اور مجھے بھی ثابت قدم رکھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے خوابیں دکھائیں، کہتی ہیں پہلی خواب یہ تھی کہ مَیں نے دیکھا، (مجھے دیکھا انہوں نے) کہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اور گھر میں چیزیں بکھری پڑی ہیں، صوفہ اور کرسیاں بھی سب اُلٹ پلٹ ہیں۔ یہ سُن کر کہ خلیفہ وقت آنے والے ہیں۔ مَیں نے چیزوں کو سیٹ کرنے کی کوشش کی، مگر پھر بھی بکھری رہ گئیں۔ کہتی ہیں جب آپ داخل ہوئے تو میں اور میرے میاں آپ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے اور میں الٹ پلٹ اشیاء دیکھ کر گویا شکوہ کر رہی ہوں کہ بچوں نے یہ اودھم مچایا ہے۔ تو اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ مَیں نے کھولا تو کیا دیکھتی ہوں کہ تبلیغی جماعت والوں کی ایک عورت ہے جو مجھے کہتی ہے کہ لوگ تبلیغی سفر پر جانے کے لئے تیار ہیں تم بھی آجاؤ۔ میں نے کہا کہ مَیں تم لوگوں کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مَیں چاہتی ہوں کہ وہ عورت جلد واپس چلی جائے کیونکہ خلیفہ وقت ہمارے گھر آئے ہوئے ہیں اور میں بہت خوش ہوں خیر پھر میرے متعلق کہتی ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ

ان کی کوئی دکان ہے جو گندم کی بوریوں سے بھری ہوئی ہے اور لوگ اس میں سے اٹھا اٹھا کر لے جا رہے ہیں، مَیں بھی اٹھاتی ہوں۔ ایک شخص اچانک مجھ سے جھگڑتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک دن اِس دکان میں موجود گندم ختم ہو جائے گی۔ میں بڑی جرأت سے جواب دیتی ہوں کہ زمین کا یہ ٹکڑا دیکھتے ہو، ایک وسیع ٹکڑا ہے زمین کا، یہ ہماری زمین ہے۔ اگر میں گندم کا ایک دانہ اس میں بوؤں گی تو وہ سو دانے نکالے گا تمہارا کیا خیال ہے یہ ہزاروں دانے کتنے ہو جائیں گے۔ تو یہ جو خوابیں انہوں نے دیکھیں اس کے بعد خیر بیعت بھی کر لی اور جرأت اُن میں پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ہے۔ ایک دانہ بویا جاتا ہے تو سو دانے اللہ تعالیٰ نکالتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ سے کہ آپ کی امّت خیرِ امّت ہے۔ اِس خَیرِ امّت میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ پس آپ لوگ بھی اس کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ تو احمدیت میں وہ عورتیں لا رہا ہے۔ جو اپنے خاوندوں سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی جماعت میں داخل ہو رہی ہیں اور آپ کو سلام پہنچا رہی ہیں ۔ ان لوگوں میں شامل ہو رہی ہیں۔ جو خَیرِ امّت کا حق ادا کرنے والیاں ہیں۔ اپنے خاوندوں اور اولادوں کے لئے کوشش کر رہی ہیں اور ان کی اصلاح کا باعث بن رہی ہیں۔ یہی کام اگر آج آپ کریں گی اور اس عہد کے ساتھ آپ یہاں سے اٹھیں گی کہ ہم نے کرنا ہے تو اس زمانے کی ان خواتین میں شامل ہو جائیں گی ۔ جنہوں نے رسولِ کریم ﷺ

کی خوشنودی حاصل کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی جماعت ہی وہ حقیقی جماعت ہے جو خَیرِ امّت ہے۔ جنھوں نے آخرین میں سے ہو کر اوّلین کے فیض پانے کی خوشخبری پائی ہے۔ حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک عرب نے مجھے لکھا کہ میں بہت پریشان ہوا تھا قرآنِ شریف میں آتا ہے کہ تم خیرِ امّت ہو تو خیرِ امّت یہ ہے؟ نہ ہمارے علماء کے پاس علم ہے نہ ہمارے پاس کوئی طاقت ہے، غیروں نے ہم پر قبضہ کیا ہوا ہے کس قسم کی خیرِ امّت ہیں۔ اب جب کہ میں نے ایم ٹی اے کا چینل دیکھنا شروع کیا ہے۔ احمدیت کا تعارف ہوا ہے، احمدیت میں شامل ہوا ہوں تو اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ماننے والے ہی اُن لوگوں میں شامل ہیں جو خیرِ امّت ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ انہیں کے ذریعے سے اسلام اور احمدیت کا دنیا پر غلبہ ہو گا۔
پس آپ لوگ اپنے فرائض کو سمجھیں، چاہے وہ بچیاں ہیں، دس گیارہ سال کی بچیاں بھی عقل والی بچیاں ہوتی ہیں۔ نوجوان بچیاں بھی اپنے فرائض کو پہچانیں، حق کو پہچانیں۔ صرف فیشن یا دنیا کی چکا چوند آپ کو متاثر نہ کرے۔ اس ذمّہ داری کی طرف توجہ دیں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہے کہ آپ نے دنیا کی اصلاح کا باعث بننا ہے اور دنیا کو نیکیوں کی تبلیغ کرنی ہے۔ اسی طرح جو بڑی عمر کی عورتیں ہیں۔ نوجوانی سے قدم آگے بڑھا رہی ہیں ان کو بھی چاہیے کہ اپنی ذمّہ داری ادا کریں اور

جب ہم تمام مرد عورتیں مل کر ذمّہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دیں گے تو تبھی ہم اُس مقصد کو پورا کرنے والے ہونگے جس کو دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔ اللہ کرے ہم آپ کی بعثت کا مقصد پورا کرنے والے اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ دعا کرلیں۔